ومن یکون یطعن فی معاویة فذالك من كلاب الهاویة

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کے بارے میں کیے گئے چند سوالات کے جوابات

از

شیر اسلام، خواجہ قطب الارشاد، سلطان المناظرین

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مولانا

محمد عبد الرشید قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز حضور محدث اعظم پاکستان

آستانہ عالیہ قطب آباد شریف ضلع جھنگ

تخریج و تدوین

حافظ اظہر عباس شمس سیالوی

ناشر الشمس پبلی کیشنز جھنگ
0345-7867732,0300-6041009
alshams7867@yahoo.com

ومن یکون یطعن فی معاویۃ فذالک من کلاب الھاویۃ

حضرت سیدنا

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کے بارے میں کیے گئے چند سوالات کے جوابات

از

شیر اسلام، خواجہ قطب الارشاد، سلطان المناظرین

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مولانا

محمد عبد الرشید قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز حضور محدث اعظم پاکستان

آستانہ عالیہ قطب آباد شریف ضلع جھنگ

تخریج وتدوین

حافظ اظہر عباس شمس سیالوی

ناشر

الشمس پبلی کیشنز جھنگ

0345-7867732,0300-6041009

alshams7867@yahoo.com

نام کتاب	:	حضرت سیدنا امیر معاویہ ﷛ کے بارے میں کیے گئے چند سوالات کے جوابات
مصنف	:	شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالرشید رضوی رحمۃ اللہ علیہ
خصوصی تعاون	:	قاری محمد انور خان سیالوی
پروف ریڈنگ	:	مولانا حفیظ الرحمٰن باوری
کمپوزنگ	:	اظہر عباس شمس سیالوی
سال اشاعت	:	رجب المرجب 1433ھ، جون 2012ء
تعداد	:	1100
ناشر	:	الشمس پبلی کیشنز جھنگ
قیمت	:	30/- روپے

ملنے کے پتے

جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ ضلع جہلم 0544-633881

دارالعلوم منظر اسلام تحفیظ القرآن 15 میل تحصیل و ضلع جھنگ 0300-7638160

القمر لائبریری نکہ کلاں پنڈی گھیب ضلع اٹک 0300-6041009

ڈاکٹر ساجد علی رضوی اڈا راجہ آباد تحصیل و ضلع جھنگ 0345-7607194

الشمس لائبریری موضع بھوچرا تحصیل و ضلع جھنگ 0345-7867732

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقدجاء ت رسل ربنا بالحق والحمدللہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علیٰ الدین کلہ ولو کرہ المشرکون. تبارک الّذی نزّل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعٰلمین نذیراً. ھو الذی ارسل نبینا ﷺ رحمۃ للعٰلمین فادخل تحت رحمتہ الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین فصلی اللہ تعالیٰ وسلّم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وکل منتسب الیہ دائماً ابداً کمایحب ربناویرضیٰ وھوالولی الاعلیٰ وقال فی شان المھاجرین والانصاروالّذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوعنہ وقال فی مقام آخرفی علوشانھم والّذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عندربھم لھم اجرھم ونورھم والّذین کفروا وکذبوا باٰیتنا اولٰئک اصحاب الجحیم وقال فی حال المنافقین والرفضۃ والمبتدعۃ انا اطعنا سادتنا وکبراء نافاضلونا السبیلا. ربنا آتھم ضعفین من العذاب والعنھم لعناً کبیرا۔ امابعد

آپکا گرامی نامہ رمضان المبارک شریف کے اوائل میں موصول ہوا۔ اپنی علالت وبے فرصتی کی وجہ سے جواب دینے میں تاخیر رہی والد صاحب کے مزار شریف کا کام بھی شروع تھا حفاظ کی منزلیں بھی سننی تھیں بخار نے بھی اپنا ناغہ نہ کیا اس وجہ سے دیر ہوگئی پھر آپکے یکے بعد دیگرے دو مکتوب آئے میں نے یہی سمجھا کہ سابقہ مکتوب کا جواب چاہتے ہیں بغیر پڑھے انکو رکھ دیا اب تیسرا خط جب آیا ہے جس میں ایک مولوی صاحب

کی تقریر اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں سب وشتم اور ان کے والدین کے کفر لکھے ہوئے کو جب پڑھا تو طبیعت کی خرابی کے باوجود سباب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آمدہ سوالات کے جوابات لکھ دیتا ہوں کہ ایسے شقی القلب خفیف العقل کا جواب دینا باقی مشاغل کو چھوڑ کر لابدی اور ضروری ہے ثابت کیا جائے گا کہ اس بیہودہ شخص نے قرآن مجید فرقان حمید اور حدیث پاک اور اجماع امت کی مخالفت کی ہے نیز سامعین کے اعتقادات کو برباد کرنے کیلئے ڈیڑھ دو گھنٹہ بیان کیا ہے اسکا جواب دینا لازم ہے۔

اذا کان الغراب ذلیل قوم   سیھدیھم طریق الھالکین

جس قوم کا راہنما کواہو وہ قوم کی مرداروں کی طرف ہی رہنمائی کریگا۔

سوال 1: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امینِ اسرار نبوت کاتب الوحی، خال المؤمنین اور رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے یا نہ؟

الجواب: جائز ہے۔ عام قاعدہ ہے کہ کوئی اعلیٰ درجہ کی یونیورسٹی یا کالج ہو تو اس میں داخلہ کیلئے ٹیسٹ لیا جاتا ہے جبکہ عام کالجوں میں داخلہ کیلئے صرف یہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ پہلے درجہ کا امتحان پاس کرلیا ہے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درسگاہ کوئی عام درسگاہ نہ تھی بلکہ دنیا بھر میں لاثانی تربیت گاہ تھی اس میں داخلہ کیلئے بھی رب العالمین جل جلالہ نے ایک ٹیسٹ رکھا ہوا ہے جسکا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے؛

اولٰئک الّذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوٰی لھم مغفرۃ و اجر عظیم ﴿پارہ ۲۶، الحجرات ۳﴾

"وہ ہیں جن کا دل اللہ عزوجل نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔" ﴿کنزالایمان﴾

اور سورہ فتح میں فرمایا؛

والزمهم کلمة التقوٰی و کانو ااحق بھا و اھلھا ﴿پارہ۲۶،الفتح ۲۶﴾

''اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اسکے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے۔'' ﴿کنزالایمان﴾

ممتحن لوگ امتحان لیکر جن لوگوں کو پاس کردیتے ہیں اور ان کو نمبر دے دیتے ہیں اس میں غلطی کا احتمال بھی ہوسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ﷻ علیم بذات الصدور سے کب غلطی ممکن ہے ادنیٰ خیال غلطی کا بھی کفر تک پہنچادیتا ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے؛

و کان اللہ بکل شیء علیما ﴿پارہ۲۶،الفتح ۲۶﴾

''اور اللہ ﷻ سب کچھ جانتا ہے''۔ ﴿کنزالایمان﴾

یعنی اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنے قدیم اور ازلی علم کے بعد ان کو جانچ پرکھ کر اس چیز کا حق دار بنادیا اور ثابت کردیا کہ حضور ﷺ کی درسگاہ اور تربیت گاہ میں داخلہ کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہیں اور یہی لوگ اس شرف کے حق دار ہیں جسکو اللہ تعالیٰ ﷻ کا یہ فیصلہ پسند نہ ہو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اور اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ بلکہ تمام مسلمانوں کو حکم دیا، فرمایا؛

فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقداھتدوا ﴿پارہ۱،البقرہ ۱۳۷﴾

''پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا کہ تم لائے جب تو وہ ہدایت پاگئے۔'' ﴿کنزالایمان﴾

تو جو ان کو نہ مانے اس کے بارے میں فرمایا؛

وان تولوا فانما ھم فی شقاق ﴿پارہ۱،البقرہ ۱۳۷﴾

''اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں۔'' ﴿کنزالایمان﴾

نہ انکی دنیا ہے نہ آخرت اور نہ ہی ان کے اعمال ظاہری و باطنی سے کوئی تعلق بلکہ وہ تمام اعمال ھباء منثورا ہو جائینگے اور یہ صرف صحابہ تک محدود نہ رکھا بلکہ سورہ توبہ میں فرمایا؛

والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوعنہ ﴿پارہ ۱۱، التوبہ ۱۰۰﴾

''اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ عزوجل ان سے راضی اور وہ اللہ عزوجل سے راضی۔'' ﴿کنزالایمان﴾

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوگیا کہ آپ کو رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے۔ یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے۔

خال المؤمنین:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ازدواجی رشتہ امت کے تمام افراد کے ساتھ ایک رشتہ قائم کردیتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے:

النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم ﴿پارہ ۲۱، الاحزاب ۶﴾

''یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔'' ﴿کنزالایمان﴾

جب ان کی بیویاں تمام امت کی مائیں ہوئیں تو ان کے بھائی تمام امت کے خال ہوئے رشتہ کے شرف کے ساتھ انکا مومن ہونا بھی شرط ہے جو ایمان کی دولت سے محروم ہو اس کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مائیں نہیں اور نہ انکا بھائی خال ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا خال المؤمنین ہونا اور کاتب الوحی ہونا تو شیعہ حضرات نے بھی تسلیم کیا ہے انکی کتاب احتجاج طبرسی مصری ص 92 پر ہے کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا:

قال کتب معاویۃ الی امیر المؤمنین علی علیہ السلام ان لی فضائل کثیرۃ کان ابی

سیدا فی الجاهلیة وصرت ملکا فی الاسلام وانا صهر رسول اللہ ﷺ وخال المؤمنین وکاتب الوحی ﴿احتجاج طبرسی صفحہ۹۲﴾

''ابوعبیدہ ؓ نے بیان کیا کہ حضرت امیر معاویہ ؓ نے امیر المؤمنین حضرت علی ؓ کو خط لکھا کہ میں بہت فضائل کا مالک ہوں میرے والد زمانہ جاہلیت میں سردار تھے اور میں اسلام میں سردار ہوں اور میں زوجۂ رسول ﷺ کا بھائی اور خال المؤمنین اور کاتب الوحی ہوں۔''

احتجاج طبرسی کے حاشیہ پر اس کا محشی لکھتا ہے؛

یقولون ان معاویة خال المؤمنین لان صفیة زوجة الرسول بنت ابی سفیان وهی ام المؤمنین بناء علی ان ازواج النبی ﷺ کلهن امهات المؤمنین فحینئذ یکون معاویة خال المؤمنین ﴿حاشیہ احتجاج طبرسی﴾

''یعنی امیر معاویہ ؓ کو خال المؤمنین اس لئے کہتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی سفیان زوجۂ رسول ﷺ تھیں اور ازواج نبی تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں لہٰذا امیر معاویہ ؓ کو خال المؤمنین کہتے ہیں۔''

نوٹ:

شیعی محشی کو اتنا معلوم نہیں کہ ابوسفیان کی بیٹی کا نام ام حبیبہ ہے یا صفیہ، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اس لئے کہ جس گھر کے ساتھ کسی کے روابط اور تعلقات نہ ہوں اس گھر کے افراد سے واقفیت نہیں ہوسکتی روافض کو چونکہ اہلبیت رسول ﷺ سے کوئی تعلق وواسطہ نہیں پھر واقفیت کیسے ہوگی؟ کچھ بھی ہو سنی سنائی باتوں سے یہ تو لکھ دیا کہ وہ خال المؤمنین ہیں جیسے کسی شاعر نے کہا؛

؎ گو دشمنی سے کرتے ہیں کرتے تو یاد ہیں　　میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

کاتب الوحی:

قرآن مجید چونکہ الہامی کتاب ہے اسکے تعارف کیلئے بھی آسمانی کتاب درکار ہے آسمانی کتاب کی اشاعت کا انحصار آسمانی حفاظت اور بقاء پر ہے اس واسطے رب تعالیٰ ﷻ نے قرآن مجید میں فرمایا؛

انا نحن نزّلنا الذّکر و انّا له لحافظون ﴿پارہ ۱۴، الحجر ۹﴾

"بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔" ﴿کنزالایمان﴾

اب جس پر نازل ہوئی اسکا امین ہونا اور لانے والے کا امین ہونا بھی ضروری ہے لانے والے کو روح الامین کا لقب عطا فرمایا اور جس پر نازل ہوئی اسکے حافظے اور یاداشت کی ضمانت بھی اللہ تعالیٰ ﷻ نے خود دی۔ فرمایا؛

سنقرئك فلا تنسیٰ ﴿پارہ ۳۰، الاعلیٰ ۶﴾

"اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے۔" ﴿کنزالایمان﴾

انسانوں تک پہنچانے والا امین ہو۔ پہنچانے کے دو ذریعے ہیں وقتی اور دائمی، وقتی یہ کہ حضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے تلاوت کر کے جیسی نازل ہوئی تھی سنا دی یہ حضور ﷺ کی ذات تک تھا خود کیا صحابہ کبار کو بھی حکم دیا۔ دائمی یہ ہے کہ اس کتاب کی کتابت کا انتظام فرمایا کتابت کا فریضہ یہ ہے کہ حضور ﷺ ایسے شخص کو کتابت کیلئے مقرر فرمائیں جو امین ہو۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی جا چکی ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب الوحی تھے۔ معانی الاخبار شیخ صدوق قمی ص 346 طبع جدید مطبع حیدری تہران اس میں ایک پورا باب ہے جس کا عنوان ہے "استعانة النبی ﷺ بمعاویة فی کتابة الوحی" یعنی نبی ﷺ کا کتابتِ وحی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدد حاصل کرنا۔

انوارِ نعمانیہ محدث نعمت اللہ الجزائری کے ص 247 پر ہے؛

وکذالک جعل معاویة من الکتاب قبل موته بستة اشهر بمثل هذه المصلحة وایضا عثمان واضرابه ماکانوا یحضرون الا فی المسجد مع جماعة الناس فمایکتبون الا مانزل به جبرئیل بین الملاء ﴿انوارِ نعمانیہ صفحہ ۲۴۷﴾

اسی طرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے چھ ماہ پہلے اس مصلحت کی بناء پر کاتبِ وحی مقرر فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی مثل کاتبِ وحی مقرر فرمائے جو مسجد نبوی میں حاضر ہو کر وہی قرآن لکھتے تھے جو ظاہر باہر نازل ہوتا تھا۔

محدث نعمت اللہ الجزائری کو یہاں دو باتوں کا اعتراف ہے۔

1: یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی مقرر فرمایا۔

2: یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دیانت وامانت میں کوئی شبہ نہیں وہ وہی قرآن لکھتے تھے جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے نازل ہوتا تھا۔

تنقیح المقال فی علم الرجال المعروف مامقانی ص 222 پر حروف تہجی کے لحاظ سے باب میم میں لکھتا ہے؛ (یہ کتاب شیعہ کے نزدیک اسماءِ رجال میں لاثانی ہے)

فهو معاویة بن ابی سفیان اسمه صخر بن حرب بن امیه بن عبد الشمس بن عبد مناف یکنی ابا عبدالرحمٰن القرشی الاموی کاتب رسول الله صلی الله علیه وسلم ولی الخلافة حین سلم الامر الیه حسن بن علی علیهما السلام وصالحه وذالک فی شهر ربیع الآخر او جمادی الاولیٰ سنة احدیٰ وارئعین ومات یوم الخمیس ثمان بقین من رجب سنة ستین وهو ابن ثمان وسبعین سنة ﴿تنقیح المقال فی علم الرجال صفحہ ۲۲۲﴾

"کہ یہ معاویہ بن ابی سفیان ہیں اُن کا نام صخر بن حرب بن امیہ عبد شمس بن عبد مناف ہے کنیت ابو عبد الرحمن قرشی اموی کاتب رسول اللہ ﷺ ہیں جن سے امام حسن نے صلح کر لی اور خلافت انکے حوالے کی تو یہ والی خلافت بنے یہ صلح ربیع الآخر یا جمادی الاولیٰ 41ھ میں ہوئی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات 22 رجب 60ھ میں بعمر 78 برس ہوئی۔"

یعنی شیعہ فنِ رجال کے ماہر علامہ مامقانی نے یہ تسلیم کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب الوحی مقرر فرمایا۔ محدث نعمت اللہ الجزائری کی تحریر سے پہلے لکھا جا چکا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی وفات سے چھ ماہ قبل مصلحت کے طور پر ان کو کاتب وحی مقرر فرمایا اور ظاہر ہے کہ یہ انتخاب حضور اکرم ﷺ نے بحکمِ خداوندی کیا تھا خدا و رسول کے اس انتخاب سے ناراض ہو کر اس حقیقت کو فسخ کرنے کیلئے بہت کوششیں لوگوں نے کی ہیں جس میں فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب میں موجود ہے مگر اصل حقیقت مذکورہ چار کتابوں سے ثابت ہوگئی کہ حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی بامرِ خداوندی مقرر فرمایا تھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انکو مصر کا عامل (گورنر) بنایا تھا۔ کیا غیر مومن بھی کاتب الوحی مقرر ہو سکتا ہے؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا کاتب الوحی ہونا ایک تاریخی حقیقت ہے پھر بھی اگر ہٹ دھرمی کر کے یہ کہا جائے کہ مانا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے صہر تھے تمام امت کے ماموں تھے کاتب وحی تھے مگر ان تمام اوصاف کے ہوتے ہوئے وہ مومن نہ تھے (معاذ اللہ)۔

پھر اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی ذمہ داری کسی غیر مومن کو بھی سونپی جا سکتی ہے؟ قرآن پاک سے رہنمائی ملتی ہے۔

رب تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے؛

انما المشرکون نجس فلایقربو المسجد الحرام بعدعامهم هذا ﴿پارہ ۱۰ سورہ توبہ ۲۸﴾

''مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔'' ﴿کنزالایمان﴾

یہ آیۃ کریمہ 9ھ میں نازل ہوئی۔نجاست کی دوقسمیں ہیں ظاہری اور باطنی،ظاہری نجاست پانی کیساتھ دھونے سے بھی دور ہوجاتی ہے مگر نجاست باطنی پانی کے ساتھ دھونے سے بھی دور نہیں ہوتی تو ان کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نجاست باطنی تھی (معاذاللہ) وہ پانی کے ساتھ دھونے سے بھی نہ اتر سکتی تھی تو ان کو کاتب وحی کیوں مقرر کیا گیا؟ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ان اوصاف کا مالک کیوں بنایا۔ واحسرتاہ

کاش کہ مبلغ صاحب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر عقیدہ رکھتے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں انتہائی بے ہودہ باتیں کر کے اپنا اور سامعین کا ایمان خراب نہ کرتے۔

کیا ایسے شخص کی تقریر سننا، اسکی مجلس میں آنا اور خاموش بیٹھے رہنا اور دعوت دیکر اسکی خدمت اور نوازشیں کرنا اور تعظیم کے ساتھ روانہ کرنا جائز ہوگا؟

کیا وہ قابل تعظیم وتکریم ہے؟ حاشاو کلا

سوال 2: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ زندگی کے آخری دم تک شرفِ صحابیت پر فائز رہے یا جنابِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کے بعد اس شرف سے محروم ہو گئے؟

سوال 3: جنگِ جمل وصفین میں جن لوگوں نے جنابِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے خلاف حصہ لیا وہ کس لقب کے مستحق ہیں؟

الجواب: اجمالاً اس کا جواب ہماری سابقہ تحریر سے ثابت ہوگیا تفصیلی جواب جنگ صفین کے بیان میں آجائیگا۔

یہودی سازش کے تحت سینکڑوں سال مسلسل پروپیگنڈا سے امیر معاویہ ﷛ کے محاسن اور مناقب پر دبیز پردے ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے مگر جاہلوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ الزام تراشیوں کا تھوک کا کاروبار بھی شروع کردیا امیر معاویہ ﷛ پر جو الزام باندھے گئے ان میں واضح بہتان ہے کہ انہوں نے خلیفہ راشد کے خلاف جنگ کیوں کی اس ضمن میں سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جنگ کی وجہ اور بنیاد کیا تھی؟

نهج البلاغة مع شرح ابن میثم طبرانی جلد پنجم ص 194 پر حضرت مولیٰ علی ﷛ کی ایک چٹھی ہے جو تمام شہروں میں بھیجی گئی۔

كتبه الى اهل الامصار يقص فيه ماجرى بينه وبين اهل الصفين وكان بداء امرنا انا التقينا والقوم من اهل الشام والظاهر ان ربنا واحد ونبينا واحد ودعوتنا فى الاسلام واحدة لانستزيدهم فى الايمان بالله والتصديق برسوله ولايستزيدوننا الامر واحد الاما اختلفنا فيه من دم عثمان ونحن عنه براء «نہج البلاغہ مع شرح ابن میثم طبرانی جلد پنجم صفحہ ۱۹۴»

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے تمام شہروں کیلئے ایک گشتی مراسلہ لکھا کہ صفین میں ہمارے اور اہل شام کے درمیان جو جنگ ہوئی اس سے کوئی غلط فہمی نہ ہو کیونکہ ہمارا رب ایک ہے نبی ایک ہے ہماری اسلام کی دعوت ایک ہے ہم شامیوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ ﷻ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان ویقین میں زیادتی کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ وہ ہم پر زیادتی کا دعویٰ کرتے ہیں اللہ ﷻ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان ویقین میں ہم دونوں فریق

برابر ہیں اختلاف صرف دم عثمان میں ہے اور ہم اس سے بری ہیں اور یہی تنازعہ کی وجہ ہے۔

اس عبارت سے چند وجوہ ثابت ہو گئے۔

1۔اختلاف صرف قتلِ عثمان ﷺ میں ہے۔

2۔حضرت علی ﷺ کی چٹھی سے بنیادی طور پر یہ بات ثابت ہوئی کہ امیر معاویہ ﷺ نہ تو خلافت کے مدعی تھے نہ انہوں نے حکومت چھیننے کیلئے یہ جنگ لڑی بلکہ اسکی وجہ حضرت عثمان ﷺ کے قصاص کا مطالبہ تھا اور یہ مطالبہ ہر متعلقہ انسان کا قانونی حق ہے۔

ضمناً چند ایک اور امور بھی واضح طور پر سامنے آگئے۔

1۔حضرت علی ﷺ نے اس امر کا اعلان کیا کہ امیر معاویہ ﷺ کے ایمان اور ہمارے ایمان میں کوئی فرق نہیں اگر کسی کو حضرت علی ﷺ سے واقعی تعلق ہے تو اسے حضرت کی یہ بات ماننے میں پس و پیش نہیں کرنا چاہیئے اور اگر اسی پر اصرار ہو کہ امیر معاویہ ﷺ ایمان سے محروم ہیں (معاذاللہ) تو حضرت علی ﷺ کے بیان کے مطابق وہ دراصل حضرت علی ﷺ کے ایمان کی نفی کر رہا ہے کیونکہ ان کا اعلان ہے کہ ایمان میں ہم برابر ہیں لہٰذا اگر معاذاللہ امیر معاویہ ﷺ ایمان سے خالی ہیں تو حضرت علی ﷺ بھی ان کے برابر ہوئے۔(ثم معاذاللہ)

2۔گشتی مراسلہ بھیجنے کا محرک کیا ہے؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی ﷺ کی فوج نے امیر معاویہ ﷺ اور اہل شام کو برا بھلا کہنا شروع کیا حضرت علی ﷺ نے انہیں اس بیہودگی سے روکنے کیلئے حقیقت بتادی۔اس سے ظاہر ہوا کہ یہ جو امیر معاویہ ﷺ پر بہتان ہے کہ منبر پر حضرت مولی علی ﷺ کو برا بھلا کہا جاتا تھا یہ دراصل اپنے اس گھناؤنے فعل پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہے کہ برا بھلا کہنے کی ابتداء شیعانِ علی کی طرف سے ہوئی اور اس

سلسلہ میں اب وہ تو معذور ہیں۔

نهج البلاغة کی شرح درۃ النجفیہ ص 301 پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس اعلان کی تائید ہے وہ یوں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا؛

فقال معاوية رضی اللہ عنہ لم اقاتله لانی افضل منه ولكن اقاتل ليدفع الى قتلة عثمان رضی اللہ عنہ ﴿درۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ صفحہ ۳۰۱﴾

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے میری جنگ اس بناء پر نہیں ہوئی کہ میں ان سے افضل ہوں بلکہ اس لئے ہوئی کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل میرے حوالے کریں۔''

دونوں عبارتیں نہج البلاغۃ کی شروح کی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں کہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں ہوں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں ہوں دونوں نے جنگ کی وجہ قصاصِ عثمان کو قرار دیا ہے مقصد یہ ہوا کہ یہ کفرو اسلام کی جنگ نہ تھی بات تو صاف ہے مگر یار لوگ کہتے ہیں کہ نہج البلاغۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبہ 16 سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صرف انکے ظاہری اسلام کی بات کی تھی باطن میں تو وہ مسلمان نہیں تھے۔ خطبہ 16 کی عبارت یہ ہے؛

قال مااسلموا ولكن استسلمو اواسروا الكفر فلما وجدوا اعوانا عليه اظهروا۔

یعنی حضرت علی نے فرمایا وہ مسلمان نہیں ہوئے بلکہ ظاہری طور پر اسلام کو مان لیا اور ان کے باطن میں کفر پوشیدہ ہے جب انہوں نے کفر میں مددگار پائے تو کفر کو ظاہر کر دیا۔

نہج البلاغۃ کے شارحین سب نے یہی اعتراض یا تاویل کی ہے اسکے جواب میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تکلف خواہ مخواہ کیا گیا ہے آسان بات یہ تھی کہ کہہ دیتے کہ حضرت نے

تقیہ کیا تھا۔دوسری بات یہ ہے کہ نہج البلاغۃ میں الحاقی کلام کا ہونا تحقیق کو پہنچ چکا ہے۔
تیسری بات یہ ہے کہ اگر اسے الحاقی کلام نہ مانا جائے تو یہ قول عمار کا ہے جیسے درۃ النجفیہ ص 347 پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمار ﷺ کا قول موجود ہے۔
چوتھی بات یہ ہے کہ یہ خطبہ اس وقت کا ہے جب جنگ شروع نہیں ہوئی تھی اور گشتی مراسلہ جنگ کے بعد اور صلح ہونے کے بعد کا ہے لہذا حضرت علی ﷺ کی یہ شہادت پہلے کی ناسخ ہے۔اب ذرا ظاہری اور باطنی ایمان پر اصولی بات کی جائے۔

1۔ہم ظاہری شریعت کے مکلف ہیں حضرت علی ﷺ نے حضرت امیر معاویہ ﷺ کے ظاہری ایمان کی شہادت دے دی۔عقیدہ باطنی چیز ہے جسکی حقیقت معلوم کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

2۔حضرت علی ﷺ نے یہ اعلان کیا کہ ہم اور اہل شام ایمان میں برابر ہیں تو دوسری توجیہ کے مطابق مطلب یہ ہوگا کہ معاذ اللہ حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں جیسے میں ظاہر مسلمان ہوں ویسے امیر معاویہ ﷺ بھی ظاہر میں مسلمان ہیں جیسے باطن میں وہ ہیں ویسے ہی میں ہوں (معاذ اللہ)۔

3۔پھر جو آپ نے فرمایا ربنا واحد۔۔۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا جیسے ظاہر میں میرا رب ایک ہے اور رسول بھی اور دعوت اسلام بھی ایک ہے باطن کا حال دوسری شق جیسا ہوا (معاذ اللہ)۔

4۔نہج البلاغۃ مصری ص 105 پر'قد فتح باب الحرب بینکم وبین اھل القبلۃ ' تمہارے اور اہل قبلہ کے درمیان لڑائی کا دروازہ کھل گیا ہے۔
حضرت علی ﷺ نے تو بات صاف کردی مگر اہل قبلہ کی اصطلاح کا مفہوم کہیں سے

ڈھونڈنا پڑے گا۔کیا اسلامی تاریخ میں یا دینی لٹریچر میں اہل قبلہ کی اصطلاح کفار کیلئے بھی استعمال ہوئی ہے؟

اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں تو امیر معاویہ ؓ کو ایمان سے خالی ثابت کرنے کے جنون میں حضرت علی ؓ کی مخالفت کیوں مول لی جا رہی ہے؟

یہ حرکت حبِ علی تو ہرگز نہیں کیونکہ اس میں حضرت علی ؓ کی مخالفت ظاہر ہے البتہ بغضِ معاویہ کے قبیل سے ضرور ہے اور جہاں بغض ہو وہاں انصاف کہاں ہوتا ہے محبانِ علی کی قدر و قیمت خود مولی علی ؓ نے متعین فرما دی۔

نہج البلاغۃ مصری ص 179 پر ہے؛

قال لوددت واللہ ان معاویۃ صارفنی بکم صرف الدینار بالدرھم فاخذ منی عشرۃ منکم واعطانی رجلا منھم ﴿نہج البلاغۃ مصری صفحہ ۱۷۹ طبع جدید صفحہ ۲۷۶﴾

یعنی حضرت علی ؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ کاش امیر معاویہ ؓ میرے ساتھ سودا کر لیتے جیسے کوئی شخص بیع الصرف کرے کہ سونے کے دینار کے بدلے چاندی کا ایک درہم لے لے پس امیر معاویہ ؓ اپنا ایک آدمی مجھے دیدے اور میرے دس آدمی لے لے۔ اس عبارت سے ایک اور بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جہاں تک شیعانِ علی اور شامی فوج کے ایمان کا تعلق ہے وہاں تو ایک اور دس کی نسبت ہے یعنی اہلِ شام شیعانِ علی کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ صاحب ایمان و یقین وفادار ایثار پیشہ صادق القول اور امین تھے ادھر تو 9/10 حصہ دین تقیہ میں مضمر ہے جیسے اصولِ کافی میں ہے **تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ** نو حصے دین تقیہ میں ایک حصہ نماز، روزہ، زکوۃ، خمس، حج، زواری وغیرہ میں ہوا۔

اہلسنت وجماعت سن کر سمجھ لیں کہ صحابہ کرام کی عزت وعظمت اللہ تعالیٰ ﷻ کی بارگاہ میں کس قدر ہے۔ رب تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے؛

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکنّ المنافقین لایعلمون ﴿پارہ ۲۸، المنافقون ۸﴾

''اور عزت تو اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانوں ہی کیلیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔'' ﴿کنز الایمان﴾

اور سورہ حدید میں ارشاد فرمایا؛

والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عندربھم لھم اجرھم ونورھم ﴿پارہ ۲۷، الحدید ۱۹﴾

''اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر گواہ اپنے رب کے یہاں ان کیلیے ان کا ثواب اور ان کا نور ہے۔'' ﴿کنز الایمان﴾

اور ان کے مخالفوں کیلیے فرمایا؛

والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولٰئک اصحاب الجحیم ﴿پارہ ۲۷، الحدید ۱۹﴾

''اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں۔'' ﴿کنز الایمان﴾

اہلسنت وجماعت کے نزدیک دونوں فریقوں کے مقتولین کے بارہ میں فیصلہ خود مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمادیا؛

''قتلای وقتلی معاویۃ فی الجنۃ''

جو میرے گروہ سے قتل ہوئے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ سے مقتولین دونوں جنتی ہیں اور جو زندہ ہیں انکا فیصلہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے کر دیا اور مصالحت کر کے اپنی خلافت انکے سپرد کر دی شیعہ کے نزدیک امام کی ہر بات نص ہوتی ہے۔ تو امام حسن رضی اللہ عنہ کا خلافت

سپرد کردینا شیعہ مذہب کے لحاظ سے نصِ قطعی سے ثابت ہوا۔

سوال 4: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت جو جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد قائم ہوئی خلافت جائز تھی یا ناجائز؟ جن علماء نے اس حکومت کو خلافت راشدہ کہا انہوں نے حق کہا یا خطا کی؟

الجواب: اسکا جواب سوال 3 کے جواب میں آچکا ہے شیعوں کو اس پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے نیز امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔

رجال کشی مطبوعہ بمبئی ص 72 پر ہے؛

امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اور قیس بن سعد بن عبادہ جو حضرات حسنین کے ساتھ تھے شام میں پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی اور خطباء جمع ہوئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن کو کہا؛

یاحسن قم فبایع فقام وبایع ثم قال للحسین علیه السلام قم فبایع فقام وبایع ثم قال یاقیس قم فبایع فالتفت الی الحسین علیه السلام ینظر مایامره فقال یا قیس انه امامی یعنی امام حسن علیه السلام ﴿رجال کشی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۷۲﴾

یعنی امام حسن کو امیر معاویہ نے کہا اٹھو اور بیعت کرو وہ اٹھے اور بیعت کی پھر امام حسین کو کہا اٹھو اور بیعت کرو انہوں نے بھی اٹھ کر بیعت کرلی پھر قیس کو کہا اٹھو اور بیعت کرو انہوں امام حسین کی طرف التفات کی اور جواب کے ان سے منتظر تھے امام حسین نے فرمایا اے قیس یقیناً امام حسن میرے امام ہیں مطلب یہ ہوا کہ جب میرے امام حسن نے بیعت کرلی ہے تمہیں کیوں شبہ پیدا ہوا۔

اس بیعت سے پہلے جب امام حسن ؓ نے مصالحت کا ارادہ کیا تو شیعوں کو اعتراض ہوا اسکے جواب میں امام حسن ؓ نے فرمایا؛

واللہ ان معاویۃ خیرلی من ھؤ لاء یزعمون انھم لی شیعۃ ابتغوا قتلی و انتھبوا ثقلی واخذوا مالی واللہ لئن آخذمن معاویۃ عھدا احقن بہ دمی واو من بہ فی اھلی خیر من ان یقتلونی فتضیع اھل بیتی واھلی واللہ لوقاتلت معاویۃلاخذوا برقبتی حتیٰ یدفعونی الیہ سلیما واللہ ان اسالمہ وانا عزیز خیر من ان یقتلنی وانا اسید اویمن علی فیکون سنۃ بنی ھاشم آخر الدھر ولمعاویۃ لا یزال یمن بھا وعقبہ علی الحی منا والمیت ﴿احتجاج طبری صفحہ ۲۹۰ مطبوعہ سعید مشہد مقدسہ﴾

یعنی جب امام حسن ؓ امیر معاویہ ؓ کے ساتھ صلح کر کے زخمی ہو کر مدائن میں آئے تو زید بن وہب جہنی نے ان سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کے بیٹے لوگ حیران ہیں اس مصالحت میں آپ نے کیا حکمت دیکھی تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا؛ خدا کی قسم امیر معاویہ ؓ مجھے اپنے شیعوں سے بہتر ہیں مجھے انہوں نے قتل کرنا چاہا میرا اثاثہ چھینا میرا مال لیا خدا کی قسم اگر امیر معاویہ ؓ سے میں عہد لے لیتا ہوں جس کے طفیل اپنے آپ کو قتل ہونے سے بچالوں اور میں اپنے اہل میں مامون ہو جاؤں تو اس سے بہتر ہے کہ شیعہ مجھے قتل کر دیں میرے اہل بیت اور میرے اہل کو تباہ کر دیں اور خدا کی قسم اگر امیر معاویہ ؓ کے ساتھ جنگ کرتا تو میری گردن پکڑ کر امیر معاویہ ؓ کے حوالہ کر دیتے خدا کی قسم اگر میں حضرت امیر معاویہ ؓ کے ساتھ صلح و آشتی کا معاملہ کرلوں جبکہ عزت و آبرو والا ہوں تو میں بہتر رہوں گا اس چیز سے کہ وہ مجھے اسیر کر کے قتل کر دے یا مجھ پر احسان کرے اور یہ اسکا احسان میرے پر اور بنی ہاشم پر رہیگا اور ان

کا ہمیشہ احسان رہیگا جب تک ہم میں سے کوئی زندہ رہیگا یا مر جائیگا۔

وہ شیعہ جو امام حسن رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے وہی ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں بھی بلوائیوں میں سے شامل ہو گئے تھے جنکی تعداد بیس ہزار سے زائد تھی جیسے کہ ناسخ التواریخ میں موجود ہے جبکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارا مطالبہ دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے ان کے قاتل ہمارے حوالے کر دو تو ہم آپ کے ساتھ بیعت بھی کر لیتے ہیں اور آپ کو متفقہ خلیفہ سمجھتے ہیں تو بیس ہزار سے زائد آدمی کھڑے ہو گئے اور کہا ہم عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں ہم سے کون قصاص لیتا ہے وہی لوگ امام حسن رضی اللہ عنہ کو دھوکہ دیکر لشکر میں شامل ہو گئے ان کا ارادہ بھی غلط تھا جسکو امام حسن رضی اللہ عنہ نے احتجاج کی عبارت میں واضح کر دیا۔

اب تم امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی بیعت کا کیا جواب دو گے؟ بیعت لینے والا جب بقول تمہارے مسلمان نہیں اور وہاں جنگ صفین میں قتل ہو جاتا تو کوئی مسلمان ان کا جنازہ نہ پڑھتا اور نہ اسے کوئی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیتا تو بیعت کرنے والوں کا حال ان کے نزدیک کیا ہوگا؟

کیا یہ مولوی سنی کہلانے کا حق دار ہے؟ ایسے منافق سے بچو۔

سوال 5: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب جو احادیث شریف کی کتابوں میں ملتے ہیں قابل قبول ہیں یا قابل رد؟

الجواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

اللھم اجعلہ ھادیا و مھدیا ﴿الحدیث﴾

اے اللہ تعالیٰ جل جلالہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو ہدایت کرنیوالا اور ہدایت یافتہ بنا۔

دوسری حدیث میں فرمایا؛

اللّٰھم علمہ الکتاب والحساب وقہ العذاب ﴿الحدیث﴾

اے اللہ تعالیٰ جل جلالہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچائے رکھنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مبارک بارگاہ خداوند تعالیٰ میں یقیناً مقبول ومستجاب ہے۔

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ عنہ اپنی کتاب تطہیر الجنان ص 11,10 مطبوعہ المثنی بغداد میں فرماتے ہیں؛

وقال المدائنی کان زید بن ثابت یکتب الوحی و کان معاویۃ یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما بینہ وبین العرب ای من وحی وغیر ہ فھو امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی وحی ربہ وناھیلک بھذا المرتبۃ الرفیعۃ ﴿تطہیر الجنان صفحہ ۱۰،۱۱﴾

یعنی محدث مدائنی نے فرمایا کہ زید بن ثابت وحی لکھتے تھے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کو بھی لکھتے اور اہل عرب کی طرف جو خطوط بھیجے جاتے تھے وہ بھی لکھتے تھے اور وہ اللہ جل جلالہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی وحی پر ایسے شخص کے مرتبہ رفیعہ کے خلاف باتیں کرنے سے بچو۔

فقیل یاابا عبدا لرحمٰن ایھما افضل معاویۃ او عمرلعمر بن عبدالعزیز فقال واللہ ان الغبار الذی دخل فی انف فرس معاویۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عمر بالف مرۃ صلی معاویۃ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ وقال معاویۃ ربنا للک الحمد فما بعد ھذا الشخص الاعظم اذا کان مثل ابن المبارک یقول فی معاویۃ ذاللک وان تراب انف فرسہ فضلا عن ذاتہ افضل من عمربن عبدالعزیز الف مرۃ فای شبھۃ تبقی لمعاندو ای دخل یمسلک بہ غبی او جامد۔

یعنی ابوعبدالرحمن سے سوال ہوا (جو عبداللہ بن مبارک ہیں) کہ امیر معاویہ اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما سے کون افضل ہے تو ابوعبدالرحمن نے فرمایا خدا کی قسم جو غبار امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چمٹی تھی وہ خاک ہزار درجہ عمر بن عبدالعزیز سے بہتر ہے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ربنا ولک الحمد کہا پھر اس سے بڑھ کر عظیم شخص کون ہوگا اور جب عبداللہ بن مبارک جیسا آدمی (جسکی امام بخاری امیر المؤمنین فی الحدیث نے اپنی صحیح البخاری میں تقریبا چار سو روایات لی ہیں) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کی مٹی عمر بن عبدالعزیز سے ہزار درجہ بہتر ہے تو مخالفت کرنے والوں کیلئے اب کونسا شبہ باقی رہتا ہے اور اس غبی اور منکر کے پاس کونسی دلیل ہے جسکے ساتھ وہ تمسک پکڑے۔ اور خود علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان نہج البلاغۃ ص 277 طبع جدید مع شرح فیض الاسلام میں ہے:

لقد رایت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فما اری احدامنکم یشبھھم لقد کانوا یصبحون شعثاوقد باتوا سجداو قیاما یراوحون بین جباھھم وخدودھم ویقفون علی مثل الجمر من ذکر معادھم کان بین اعینھم رکب المعزیٰ من طول سجودھم اذا ذکر اللہ حملت اعینھم حتیٰ تبل جیوبھم ومادوا کمایمید الشجر یوم الریح العاصف خوفا من العقاب ورجاء للثواب ﴿نہج البلاغہ صفحہ ۲۷۷﴾

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو میں نے آنکھوں سے دیکھا میرے شیعوں میں سے میں نے کسی کو ان جیسا نہیں دیکھا اس لئے کہ وہ دن کو (میدان جنگ میں) پراگندہ بال اور غبار

آلودہ چہروں سے ہوتے تھے اور رات سجدہ اور قیام میں بیدار ہوکر گذارتے تھے وہ راحت حاصل کرتے تھے اپنی پیشانیوں اور رخساروں کے درمیان یعنی سجدوں میں گویا وہ آگ کے انگاروں پر کھڑے ہوتے تھے آخرت کی یاد کی وجہ سے قیامت کے ذکر سے انگاروں کی مانند جلنے والوں کی طرح مضطرب ہوجاتے تھے اور لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان یعنی پیشانیوں پر بکریوں کے گھٹنوں کی طرح کولہے پڑے ہوئے تھے جب اللہ تعالیٰ ﷻ کا ذکر ان کے پاس کیا جاتا تو عذاب کے ڈر سے اور ثواب کی امیدوں سے انکی آنکھیں ایسے آنسو برساتیں کہ ان کے گریبان تر ہوجاتے اور خود وہ لرز جاتے جیسے کہ درختوں کے سخت تنے سخت آندھی سے لرز جاتے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دل میں صحابہ کرام کی شان کتنی بلند تھی کہ اپنے پکے مقتدیوں شیعوں کو ایسے کلمات بیان فرما رہے ہیں کہ صحابہ کی شان ایسی ہے کہ تم سے کسی کی وہ نہیں تو منافقوں کے متعلق ان کے دل میں صحابہ کرام کے مخالفوں سے کتنی نفرت ہوگی۔ واحسرتاہ آجکل کے نام نہاد سنی نما شیعوں کو خوش کرنے والے جو ابن سبا کی خباثتوں پر عمل کرتے ہیں اور اہل بیت کرام کی تابع داری کی طرف نہیں جاتے ایسے مبلغین کو امام بنانا ان کو دعوت دینا اور ان کی تکریم کرنا کتنا برا ہوگا؟

سوال 6: بعض علمائے کرام فرماتے ہیں جو شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کسی قسم کا طعن کرے وہ جہنم کا کتا ہے کیا یہ درست ہے؟

الجواب: احکام شریعت مصنفہ اعلیٰ حضرت بریلوی" مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی ص 102 پر ہے۔ اللہ ﷻ نے سورہ حدید میں صحابہ کرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف بایمان ہوئے اور راہ خدا میں مال خرچ کیا جہاد کیا۔ دوسرے وہ کہ بعد فتح مکہ پھر

فرمادیا؛

''وکلا وعداللہ الحسنیٰ''

دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے؛

اولٰئک عنہا مبعدون لایسمعون حسیسہا وہم فیما اشتہت انفسہم خالدون لایحزنہم الفزع الاکبر وتتلقٰہم الملائکہ ھٰذا یومکم الذی کنتم توعدون ﴿پارہ ۱۷، الانبیاء ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳﴾

''وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانتی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔'' ﴿کنزالایمان﴾

رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ ﷻ بتاتا ہے تو جو شخص کسی صحابی پر طعن کرے وہ اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایاتِ کاذبہ ہیں ارشادِ الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہلِ اسلام کا کام نہیں رب تعالیٰ ﷻ نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دونوں فریق سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمادیا؛

واللہ بماتعملون خبیر ﴿پارہ ۲۸، التغابن ۸﴾

''اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے''۔ ﴿کنزالایمان﴾

اور اللہ ﷻ کو جب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا اسکے بعد جو کوئی بکے اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے۔

علامہ شہاب الدین خفاجیؒ نسیم الریاض شرح شفاء وامام قاضی عیاضؒ میں فرماتے ہیں:

ومن یکون یطعن فی معاویۃ فذالک من کلاب الھاویۃ

جو حضرت امیر معاویہ ﷛ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے۔

یہ خبثا خذلہم اللہ تعالیٰ ﷻ اصحابہ کرامؓ کو ایذا نہیں دیتے بلکہ اللہ ﷻ ورسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

من آذاھم فقد آذنی ومن آذانی فقدآذی اللہ ومن آذااللہ فیوشلک اللہ ان یاخذہ ﴿الحدیث﴾

جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ ﷻ کو ایذا دی جس نے اللہ ﷻ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

اب اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلویؒ کی نظر میں شیعہ کا حال مختصر لکھتا ہوں اس پر بھی غور کریں۔

حیات اعلیٰ حضرت کے ص 140 پر ایک استفتاء آپ کے پاس آیا مستفتی قاضی فضل احمد لدھیانوی 21 صفر 1339ھ۔ استفتاء میں یہ تھا:

ایک رافضی نے کہا کہ آیت کریمہ ''انا من المجرمین منتقمون'' کے اعداد 1202 ہیں اور یہی اعداد ابو بکر، عمر اور عثمان کے ہیں یہ کیا بات ہے؟

الجواب: روافض لعنہم اللہ تعالیٰ کی بناء مذہب ایسے ہی اوھام بے سروپا پر ہے اور اگر ہر آیت عذاب کے اعداد اسماء اخیار کے مطابق کر سکتے ہیں اور ہر آیت ثواب کے اعداد اسماء کفار سے کہ اسماء میں وسعت وسیعہ ہے ثانیاً امیر المومنین مولیٰ علی وجہ الکریم کے تین صاحبزادوں کے نام ابو بکر، عمر اور عثمان ہیں رافضی نے آیت کو ادھر پھیرا کوئی ناصبی

ادھر پھیر دیگا اور دونوں ملعون ہیں۔

حدیث شریف میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت پر حضور ﷺ تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا؛ ''ارونی ابنی ماذا سمیتموہ'' مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے۔ مولی علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہیں پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا مولی علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہیں پھر حضرت محسن کی ولادت پر وہی فرمایا حضرت علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے پھر فرمایا میں نے اپنے ان بیٹوں کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں پہ رکھے ہیں، شبر، شبیر اور مشبر، حسن، حسین اور محسن۔ ان کے ہم وزن وہم معنیٰ ہیں اس سے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اخیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں لہٰذا ان کے بعد صاحبزادوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان اور عباس وغیرہم رکھے۔

ثالثاً رافضی نے اعداد غلط بتائے امیر المومنین عثمان غنی کے نام پاک میں الف نہیں لکھا جاتا تو عدد 1201 ہیں نہ کہ 1202۔

1۔ ہاں او رافضی 1202 عدد کا ہے کے ہیں؟ ابن سبا رافضہ کے؟

2۔ ہاں او رافضی 1202 عدد ان کے ہیں، ابلیس یزید ابن زیاد شیطان الطاق کلینی ابن بابویہ قمی طوسی حلی۔

3۔ ہاں او رافضی اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے؛

ان الذین فرقو ادینھم و کانوا شیعا لست منھم فی شیء《پارہ۸، الانعام۱۵۹》

''وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوب تمہیں

ان سے کچھ علاقہ نہیں۔'' ﴿کنز الایمان﴾

اس آیت کریمہ کے عدد 2828 ہیں اور یہی عدد روافض، اثنا عشریہ شیطنیہ اسماعیلیہ کے اگر اپنی طرح سے اسماعیلیہ الف چاہیئے تو یہی روافض اثنا عشریہ ونصیریہ واسماعیلیہ کے ہیں۔

4۔ ہاں اور افضی اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے؛

لهم اللعنة ولهم سوء الدار ﴿پارہ ۱۳، سورہ الرعد ۲۵﴾

''ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا گھر۔'' ﴿کنز الایمان﴾

اسکے عدد 644 ہیں اور یہی عدد ہیں شیطان الطاق طوسی حلی کے۔

5۔ نہیں اور افضی بلکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے؛

اولئك هم الصديقون والشهداء عندربهم لهم اجرهم ﴿پارہ ۲۷، الحدید ۱۹﴾

''وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر گواہ اپنے رب کے یہاں ان کیلئے ان کا ثواب ہے''۔ ﴿کنز الایمان﴾

اسکے عدد 1445 ہیں اور یہی عدد ہیں ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور سعید کے۔

6۔ نہیں اور افضی بلکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے؛

اولئك هم الصديقون والشهداء عندربهم لهم اجرهم ونورهم ﴿پارہ ۲۷، الحدید ۱۹﴾

''وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر گواہ اپنے رب کے یہاں ان کیلئے ان کا ثواب اور ان کا نور ہے''۔ ﴿کنز الایمان﴾

اسکے اعداد 1792 ہیں اور یہی عدد ہیں ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد کے۔

7۔ نہیں اور افضی بلکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے؛

والذين امنوا بالله ورسله اولئك هم الصديقون والشهداء عندربهم

لهم اجرهم و نورهم ﴿پارہ ۲۷، الحدید ۱۹﴾

''اور وہ جو اللہ اور اسکے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر گواہ اپنے رب کے یہاں ان کیلئے ان کا ثواب اور ان کا نور ہے''۔ ﴿کنز الایمان﴾

آیت کے عدد 3600 ہیں یہی عدد ہیں صدیق، فاروق، ذوالنورین، علی، طلحہ، زبیر، سعد، سعید، ابوعبیدہ، عبدالرحمن بن عوف کے۔

الحمد للہ آیت کریمہ کا تمام وکمال جملہ مدح بھی پورا ہوگیا اور حضرات عشرہ مبشرہ کے اسماء طیبہ بھی آ گئے جس میں اصلاً تکلف اور تصنع کو دخل نہیں۔

کچھ دنوں سے آنکھ دکھتی ہے یہ تمام آیات عذاب و اسماء شرار و آیات مدح و اسماء اخیار کے عدد محض خیال کے مطابق کئے جن میں صرف چند منٹ صرف ہوئے اگر لکھ کر اعداد جوڑے جائیں تو مطابقتوں کی بہار نظر آئے مگر بعونہ تعالیٰ ﷻ اسقدر بھی کافی ہے۔

فللہ الحمد و اللہ تعالیٰ اعلم فقیر محمد احمد رضا

اب بتاؤ کہ اعلیٰحضرت کا یہ مولوی مقرر معتقد ہے یا منکر؟ تفترون علی اللہ الکذب و کفیٰ بہ اثما مبینا.

اللہ تعالیٰ ﷻ اہل سنت و جماعت کو ہدایت دے ایسے واہیات لوگوں سے نفرت کی قوت عطا فرمائے اور رافضیوں کے ساتھ ترک موالات کلی کی سعادت حاصل ہو۔

سوال 7: جو شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کو اہلِ بیت رسول کا دشمن اور اقتدار کا لالچی کہے اس شخص کے متعلق شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

الجواب: مذکورہ بالا حوالہ جات میں اس سوال کا جواب آچکا ہے۔

گشتی مراسلہ جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نہج البلاغۃ میں موجود ہے اس میں طرفین سے

نہ خلافت کے حصول کا موقف تھا اور نہ ہی دنیا کمانے کا لالچ تھا دونوں کا موقف صرف اور صرف دم عثمان ﷺ کا مطالبہ تھا امام حسن ﷺ نے جب خلافت حضرت امیر معاویہ ﷺ کے سپرد کی تھی اس وقت شیعوں کے جو حالات تھے احتجاج طبرسی کے حوالہ سے وہ بیان ہو چکے ہیں اس کے بعد جب شام میں امیر معاویہ ﷺ پہنچے تو حسنین کریمین اور قیس بن سعد بن عبادہ نے بطیب خاطر بیعت بھی کر لی تو اب لالچ کا تو مسئلہ ہی نہ رہا۔

آپکے آخری مکتوب میں یہ چیز باقی رہ گئی جو مولوی مقرر نے بیان کیا؛

"جناب معاویہ (ﷺ) ابتداء خلافت جناب علی ﷺ سے لیکر امام حسن ﷺ کی بیعت نہ کرنے تک باغی رہے اور باغی کا حکم یہی ہے کہ اگر وہ مر جائے تو اسکی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے اگر وہ جنگ صفین میں قتل ہو جاتے تو اہل مدینہ میں کوئی بھی انکا جنازہ نہ پڑھتے کیونکہ وہ باغی تھے اسکے بعد مولوی مقرر نے دوران تقریر یہ بھی کہا کہ حجر بن عدی، عمار بن یاسر اور اویس قرنی کے قتل کا معاملہ بھی امیر معاویہ کے پلڑے میں جاتا ہے"۔

الجواب: اس تقریر سے مقرر نے اپنے فاسد عقیدہ کے ماتحت کئی غلطیاں کی ہیں۔

پہلی غلطی یہ ہے کہ بغاوت کے معنیٰ کو اس نے سمجھا ہی نہیں۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ اہلِ بغاوت کا موقف کیا تھا اسے علم ہی نہیں۔

تیسری غلطی یہ ہے کہ صفین کے بعد حضرت علی ﷺ نے جو گشتی مراسلہ سب کی طرف بھیجا اس پر حضرت علی ﷺ کا کیا حال بنے گا؟

چوتھی غلطی یہ ہے کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جنہوں نے امیر معاویہ ﷺ کی بیعت کی تھی اسکا کیا نتیجہ نکلے گا اسکی تقریر سے قرآن مجید کا انکار حدیث شریف کی مخالفت لازم آتی ہے۔ اب وہ مسلمان بھی رہا یا نہ رہا اب اس کے جواب سنو۔

پہلی بات یہ ہے کہ باغی کی تعریف میں یہ عنصر شامل ہے کہ وہ حکومت کے بنیادی دستور کو تسلیم نہ کرے اور حکمران کی مخالفت اس بناء پر کرے کہ اپنے آپ کو حکومت کیلئے اسکے مقابلے میں زیادہ مستحق سمجھے اور اس سے خلافت چھیننا چاہے۔

لیکن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان جو جنگ ہوئی اسکا سبب مذکورہ باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں تھی۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ میں قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ کا مطالبہ کررہا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گشتی مراسلہ میں وضاحت کردی کہ ہمارا اختلاف صرف دم عثمان رضی اللہ عنہ میں ہے۔ گشتی مراسلہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب دونوں فریق وضاحت کررہے ہیں تو بغاوت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ میں اختلاف کی وجہ سے یہ حادثہ رونما ہوا کوئی تیسرا آدمی یا گروہ دہائی دینے لگے کہ نہیں یہ بغاوت ہے بات مردود ہوگی۔

من چہ سرایم وطنبورہٗ من چہ سراید

بھائیو! امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے تمہیں بغض سہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تو کچھ حیا کرلو جس کے ساتھ بیتی وہ حقیقت سے ناآشنا رہے اور تمہیں بذریعہ وحی حقیقت سے آگاہ کردیا گیا؟

کیا خدا تعالیٰ جل جلالہ سے تمہارا کوئی خصوصی رشتہ ہے یا اسکی وجہ یہ ہے کہ تو کون؟ میں خواہ مخواہ۔

رب تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے؛

فان بغت احدٰ ھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفی ء الی امر اللہ

﴿پارہ ۲۶، الحجرات ۹﴾

"پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے"۔ ﴿کنزالایمان﴾

اس آیت کی روشنی میں ذرا حالات کا جائزہ لیجئے۔

1۔ جنگ شروع ہوئی جسکی وجہ قصاصِ عثمان ؓ کا مطالبہ تھا۔

2۔ جنگ ختم ہوگئی اور ختم بھی صلح پر ہوئی۔

سوال یہ ہے کہ کیا امیر معاویہ ؓ اپنے مطالبے سے دست بردار ہو گئے؟ اگر نہیں تو حضرت علی ؓ نے جنگ کیوں بند کی انہوں نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حکم کو پس پشت کیوں ڈال دیا قرآن مجید کی رو سے ان کا فرض تھا کہ اس وقت تک جنگ جاری رکھتے جب تک کہ امیر معاویہ ؓ خدا تعالیٰ جل جلالہ کے حکم کی طرف (بقول شما) نہ لوٹ آتے اور تائب نہ ہو جاتے لہٰذا حضرت علی ؓ کے جنگ بند کرنے اور صلح کر لینے سے یہ ثابت ہو گیا کہ امیر معاویہ ؓ باغی نہ تھے شیعہ کے نزدیک فعلِ امام تو نصِ قطعی ہوتا ہے لہٰذا فعلِ ابوالائمہ حضرت علی ؓ تو امیر معاویہ ؓ کے باغی نہ ہونے پر نصِ قطعی ہے۔

پھر مولوی مقرر کا کہنا کہ "جناب مصطفیٰ ﷺ نے جسے باغی کہہ دیا تو قیامت تک کوئی بھی اسے غیر باغی ثابت نہیں کرسکتا" مردود ہوا یا نہ؟

پھر اس صلح کے بعد حضرت معاویہ ؓ کا حضرت علی ؓ سے جس حسن سلوک کا اظہار ہوا وہ بجائے خود اس الزام کی نمایاں تردید ہے۔

فیصلہ کے بعد حضرت علی ؓ کے پاس تو صرف کوفہ اور حجاز رہ گیا تھا اور اس چھوٹی سی سلطنت کی حفاظت کیلئے جو جانثار فوج حضرت علی ؓ کے پاس موجود تھی اسکی جانثاری کا عالم یہ تھا کہ حضرت علی ؓ اپنی فوج سے دس دیکر امیر معاویہ ؓ سے ایک لے لینے کو نفع کا سودا سمجھتے تھے۔

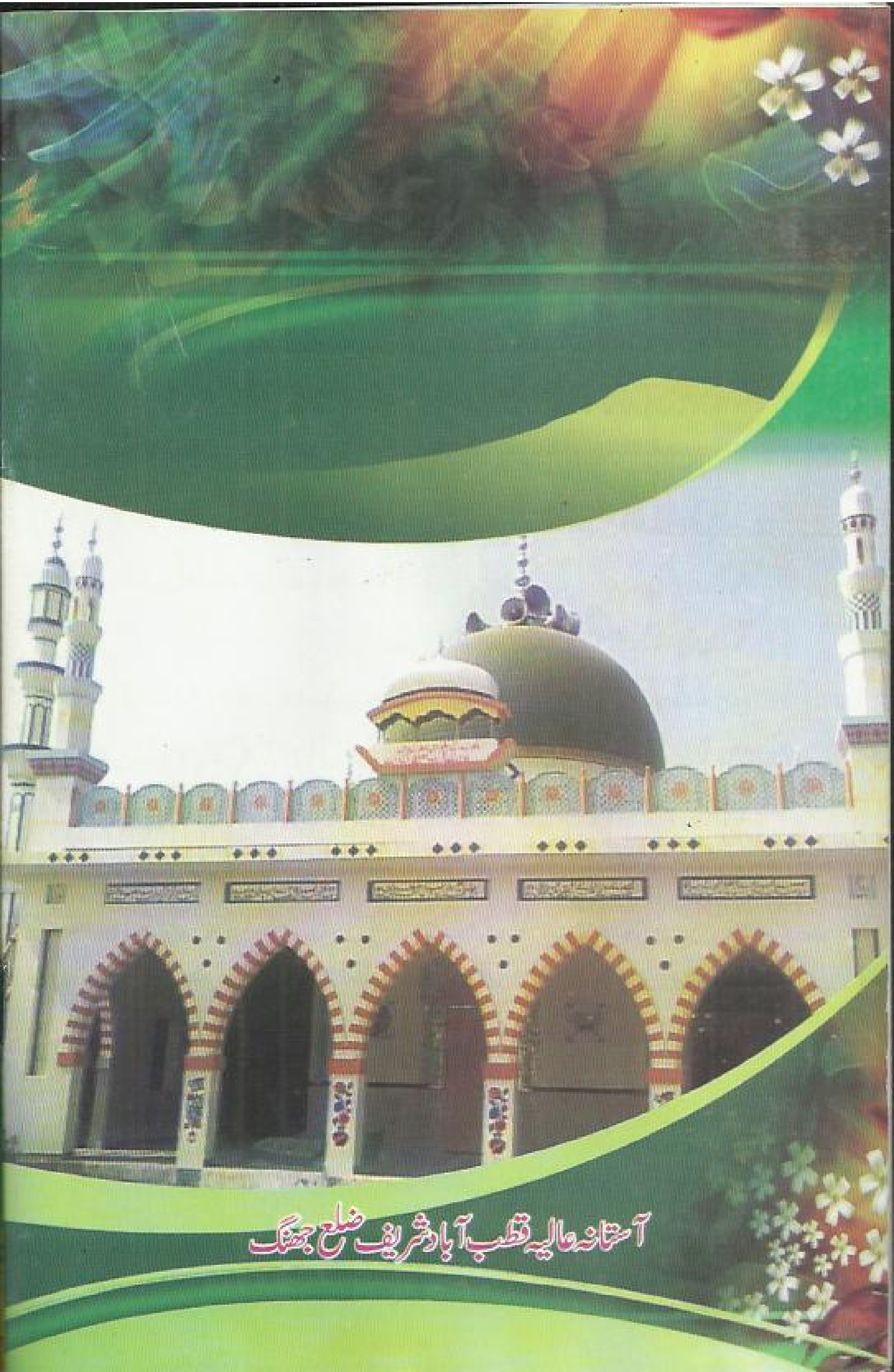
تیسری بات یہ ہے کہ حضرت امام حسن ؓ نے اپنی آزاد مرضی سے حقوق امیر

معاویہ ﷜ کو سونپ کر ثابت کر دیا کہ وہ باغی تو کہاں ہوئے بلکہ منصوص خلیفہ ہیں۔
جب حضرت امام حسن ﷜ نے انکے ہاتھ پر بیعت کر لی تو شیعہ اور مولوی مقرر کے نزدیک امام کا یہ فعل حضرت امیر معاویہ ﷜ کی خلافت پر نص ہوا۔
حضرت امیر معاویہ ﷜ کو باغی کہنے والوں کو قرآن کا واسطہ دینا تو بے سود ہے کیونکہ موجودہ قرآن سے انکا کوئی تعلق نہیں وہ اس قرآن کو کتاب الٰہی تسلیم نہیں کرتے البتہ ان سے یہ کہنا ان کی خیر خواہی کی وجہ سے ضروری ہے کہ حضرت علی ﷜ اور امام حسن ﷜ کا حیا کریں ان کے فعل سے منحرف ہو کر اور برأت کا اظہار کر کے کیا منہ دکھاؤ گے۔
قرآن مجید کی مذکورہ آیت کے پہلے حصہ سے ضمناً ایک اور بات بھی ثابت ہوتی ہے۔
قرآن مجید کے الفاظ مبارک یہ ہیں؛
وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما ﴿پارہ ۲۶، الحجرات ۹﴾
''اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ''۔ ﴿کنز الایمان﴾
تو صفین میں جو دو گروہ تھے ان کو اللہ تعالیٰ مومن فرماتا ہے لہٰذا اگر بغض معاویہ کی وجہ سے کوئی آدمی امیر معاویہ ﷜ کو باغی کہنے سے باز نہ آئے تو بھی ان کو مومن کہے بغیر چارہ نہیں ہاں آدمی قرآن کا منکر ہو تو اس سے کچھ بعید نہیں جو چاہے کہتا پھرے۔

فقط اللہ ورسولہ اعلم بالصواب

محمد عبد الرشید رضوی غفرلہ
خادم الطلباء جامعہ قطبیہ رضویہ
چک نمبر 233 قطب آباد شریف تحصیل وضلع جھنگ

المرقوم 6 ذیقعد 1429ھ
5 نومبر 2008ء


آستانہ عالیہ قطب آباد شریف ضلع جھنگ